فون نمبر ۲۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ — یکم ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ — ۶ احسان ۱۳۴۹ ہش — ۶ جون ۱۹۷۰ء — نمبر ۱۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بوجہ ضعف ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

راولپنڈی — محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حالت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن فرق بہت آہستہ آہستہ پڑ رہا ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین ؂

ربوہ — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا کو پچھلے دنوں دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم سیٹھ محمد سعید صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم سید مبارک احمد سرور شاہ صاحب انسپکٹر وصایا ابن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے، اسے نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللھم آمین ؂

مکرم شیخ احمد بخش صاحب صراف بہاولپور نے وقف عارضی میں اپنا نام پیش کیا ہوا ہے۔ اتفاق سے ان کا گھٹنا اتر گیا ہے اور ان کے نواسے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

ابو العطاء

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے

چاہیئے کہ انسان خدا کو اس طرح پکارے کہ اس کی روح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت کی طرف بہہ نکلے

"مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے، یہ تو کچھ بھی نہیں۔ دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال دردِ دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے، ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے اس کی آواز، اس کا لب و لہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے جو الوہیت کے چشمۂ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں اور زبان میں خشوع خضوع ہو، دل میں درد اور رقت ہو، اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو، اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو، اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانۂ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا۔"

تحریکِ دعا

اور دعا ۔ اور دعا ۔ اور دعا

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ ربوہ)

پرسوں سے دل مزید پریشان ہے۔ کراچی میں میری نواسی عزیزہ امۃ الحلیم سلمہا اللہ تعالیٰ (جو عزیزہ منصورہ بیگم اور سیدی عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کی لڑکی ہیں اور عزیزم مرزا مبارک احمد کی بہو ہیں) بیمار ہیں۔ یکدم بلڈ پریشر گرا اور بیہوش ہو گئی تھیں۔ پھر دوبارہ بیہوشی کا دورہ اور تشنج کی کیفیت ہوئی۔ معلوم ہوا ہے (بذریعہ ٹیلیفون) کہ ذرا آرام آنے پر کارڈیوگرام کروایا جائے گا تسلی کے لئے کہ دل کی تکلیف تو نہیں ہے —

(مزید کالم نمبر ۲ میں)

مجھے بہت سخت فکر ہو رہا ہے۔ بہت بہت دعا فرمائیں تمام برادران و خواہرانِ جماعت، کہ خدا تعالیٰ ان پریشانیوں کا خیر و خوشی اور صحت پر خاتمہ فرمائے۔

عِلمی کو بھی منصورہ بیگم، سیدی و عزیزی ناصر احمد اور عزیزی مبارک احمد اچھی ہی خیر سے کراچی میں آ کر دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت، زندگی بخشے۔ اور منیر احمد کی بابت سفر میں بہت سخت پریشانی اٹھا چکے ہیں منیر احمد کو بھی خیریت سے دیکھنا نصیب ہو۔ اور شمیم کی طرف سے بھی تسلی ہو۔ خدا تعالیٰ تمام بیماروں کو شفا بخشے۔ آمین ؂

مبارکہ

مسعود احمد منیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ۔ احسان ۱۳۴۹ ہش

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ــــ ایک دلیل

مسٹر جان گنتھر جنہوں نے ابھی حال میں نیویارک میں انتقال کیا ہے ان کے متعلق ایک اخبار نے نوٹ لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ :۔

" ان کے قلم سے جو کتابیں ہیں وہ ناول اور صحافت کا امتزاج کہی جا سکتی ہیں ان کی "اِن سائیڈ" کتابوں کا سلسلہ بہت مشہور اور مقبول ہوا ۔ ان کی پہلی کتاب "اِن سائیڈ یورپ" تھی ۔ "اِن سائیڈ افریقہ" لکھنے کے لئے وہ پانچ برس تک مطالعے اور مواد کی فراہمی میں مصروف رہے ، انہوں نے اس ضمن میں جو مواد اکٹھا کیا وہ دس لاکھ الفاظ پر مشتمل تھا جس کے اختصار کے بعد ساڑھے تین لاکھ الفاظ رہ گئے پھر وہ اپنی کتابوں پر مسلسل نظر ثانی بھی کرتے رہتے تھے ، جب بھی نیا ایڈیشن چھپتا مناسب ، ردّ و بدل ، اور اضافوں کے ساتھ ، وہ ہر روز گھنٹوں تک تراشوں کے مطالعے ، رپورٹوں کی کانٹ چھانٹ اور اعداد و شمار کے تجزیے تنقیحے میں گزارتے ۔ وہ جزئیات تک پر نظر رکھتے اور ان کی صحت کا ہمہ وقت اہتمام رہتا ۔"

(روزنامہ امروز یکم جون ۱۹۷۰ء صـ۳)

یہ ایک ایسے مصنّف کے متعلق ہے جس کے متعلق اسی نوٹ میں کہا گیا ہے کہ

"جان گنتھر کو بے پناہ مقبولیت حاصل تھی ، پیرس سے پٹیاگونیا اور ڈلاس سے ڈاکر تک لاکھوں مرد ، عورتیں اور بچے ان کے والہ و شیدا تھے ، اُن کا نام سُنتے ہی یورپ کی تفریح گاہیں ، برازیل کے جنگل ، برما کے بودھ معبدوں میں ادا ہونے والی پُراسرار رسوم آنکھوں کے سامنے گھوم جاتی تھیں ۔ بے شمار لوگوں کے نزدیک وہ بیک وقت ایک نرم مزاج مدبّر اور ایک حوصلہ مند مہم جُو تھے ۔"

(ایضاً)

ایسے ہر دلعزیز مصنّف کا طریق تصنیف آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ آپ اپنی کتب کی عبارتوں میں ہر وقت تغیّر و تبدّل کرتے رہتے تھے اور اضافے بھی کرتے تھے ۔

یہ کوئی انہی کی خصوصیت نہیں ہے تمام بڑے بڑے مصنّفین ایسا ہی کرتے رہے ہیں اور ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہیں گے ۔ چنانچہ غالب دہلوی جو اتنا مشہور شاعر ہے بعض دفعہ ایک اچھے مصرعے کے ساتھ بیسیوں مصرعے لگاتا تھا اور ایک کے بعد دوسرے کو رَدّ کرتا چلا جاتا ہے تا آنکہ وہ بخیال خود ایسا مصرعہ معلوم کر لیتا جو بہترین ہوتا ۔ یہ ایسے شخص کی حالت ہے جو ہمارے نزدیک آج دنیا کا قابل ترین شاعر ہے ۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ دوسرے مصنّفین جو بہترین تحریریں لکھتے رہے ہیں کس قدر اپنی تحریروں میں تغیّر و تبدّل کرتے ہوں گے ۔ غالب کا ایک مسوّدہ ہم نے دیکھا ہے اس میں ذیل کے مصرعہ پر تقریباً بیس کے قریب مصرعے لگائے گئے ہیں جو سب کے سب مردود قرار دیئے گئے ۔ مصرعہ یہ ہے

ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

آخر میں جو مصرعہ آپ کو پسند آیا وہ حسب ذیل ہے

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خونچکاں

اب شعر دیوان میں اس طرح ہے ؎

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

موجودہ صورت میں شعر واقعی بہت جاندار بن گیا ہے مگر مسودہ میں جو دوسرے بیسیوں مصرعے آپ نے لگائے ان میں سے کوئی اتنا جاندار نہیں ۔

خیر بات یہ ہے کہ انسان جب کوئی کلام کرتا ہے تو محدود ہونے کی وجہ سے وہ اکثر نامکمل ہوتا ہے اس لئے وقت کے تغیّر کے ساتھ ساتھ مصنّف ایسی تغیّر و تبدّل کرتا رہتا ہے ۔ اور ایک شعر بلکہ بعض دفعہ ایک مصرعے کے لئے اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی ۔ یہی وجہ ہے کہ امیر مینائی نے کہا ہے ؎

خشک ہوتا ہے لہو سیروں تنِ شاعر کا
تب نظر آتی ہے اِک مصرعۂ تر کی صورت

الغرض کسی بڑے سے بڑے شاعر یا ادیب کو یہ دعویٰ نہیں ہو سکتا کہ اس نے اپنی تحریر میں ذرا بھی تغیر و تبدل نہیں کیا بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ

ثبات ایک تغیّر کو ہے زمانے میں

یہ تو عام انسانوں کے کلام کا ذکر ہے بات یہ ہے کہ آج دنیا میں قرآن کریم کے سوا کوئی ایسی کتاب موجود نہیں خواہ وہ زمینی ہو یا آسمانی جس میں تغیّر و تبدّل یا تحریف نہیں ہوئی ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں جو یہ فرمایا ہے کہ ہم بعض آیات کو منسوخ کرتے ہیں اور اس کی جگہ اس کے برابر یا بہتر آیت پیش کرتے ہیں ۔ اس کا مصنّف کی ذات سے تعلق نہیں بلکہ دنیا کے لوگوں کی حالت میں وقت کے ساتھ جو تغیّر و تبدّل ہوتا ہے اس کے پیشِ نظر اللہ تعالےٰ اپنی وحی میں ضرور تغیّر و تبدّل کرتا ہے اس لئے نہیں کہ پہلے وہ اپنا مافی الضمیر واضح نہیں کر سکا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ پہلے ایک اصول کی ضرورت تھی جب اس کی ضرورت نہ رہی تو اس کو حالات کے مطابق منسوخ کر دیا ۔ اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ہم اس جیسی آیت لاتے ہیں صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ تغیر و تبدل لوگوں کے حالات کے پیشِ نظر کیا جاتا ہے تا کہ وہ ارتقا کی ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف بڑھیں ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے تغیر اور تبدل اور انسانوں کے تغیّر و تبدل میں نوعیت کا فرق ہے ۔

قرآن کریم کے متعلق یہ امر واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ کی وحی جس طرح نازل ہوتی رہی ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم لوگوں کو سُنا دیتے تھے ۔ اور اس امر پر غیروں نے بھی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ قرآن کریم اسی طرح ہم تک پہنچا ہے جس طرح وہ نازل ہُوا ہے ۔ کیا قرآن کریم کا یہ عظیم معجزہ نہیں ، کیا اس سے واضح نہیں ہوتا کہ یہ واقعی اللہ تعالےٰ کا کلام ہے ؟

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے ۔

(مینجر الفضل ربوہ)

مقامِ خلافت اور اس کے تقاضے

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام دنیا میں اس غرض سے آتے ہیں کہ وہ بندگانِ خدا کو اس کی محبت و معرفت کے جام پلائیں، انہیں توحیدِ حقیقی کا درس دیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت و محبت اس طرح سے اُن کے دلوں میں بٹھا دیں کہ وہ ہر حال اور ہر کام میں مرضیٔ مولیٰ کو اپنی مرضی پر مقدم رکھیں۔ انبیاء کرام اپنی محدود عمر اسی مقصد کے قیام میں گزار کر جب اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مقصدِ بعثت کی تکمیل و اشاعت اور اس کے استحکام و دوام کے لئے ان کے خلفاء کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ نبوّت و خلافت دونوں لازم و ملزوم ہیں ___ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے بعد ربِّ قدیر نے سلسلۂ خلافت کا اجراء نہ فرمایا ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ (کنز العمال)

"ہر نبوت کے بعد خلافت کا وجود ضروری ہے۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔"

ہمارے سیّد و مولیٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی خدا تعالیٰ نے خلافتِ راشدہ کا مبارک نظام قائم فرمایا اور پھر اس زمانہ میں ربّ کریم نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اُمتِ خیر الرسل پر اپنے بے پایاں فضل و احسان کرتے ہوئے از سرِ نو خلافت حقّہ کا بابرکت سلسلہ قائم فرمایا۔ الحمد للہ ربّ العالمین۔

خلیفہ کا لفظ کسی دنیوی بادشاہت کے حامل یا عام دنیادار انسان کے لئے ہرگز نہیں بولا جا سکتا کیونکہ خلیفہ خدا خود بناتا ہے اور وہ کمالاتِ نبوّت کا وارث اور برکاتِ نبوّت کو پھیلانے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں۔ اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵۸)

ربِّ جلیل و قدیر نے دینِ حق کو اپنے نبی کریم رسولِ عظیم حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر مکمل کرنے کے بعد یہ اعلان فرما دیا کہ اب قیامت تک اسلام ہی خدا تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہوگا اور اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ اس دائمی دین کی مستقل تجدید و تائید اور خدمت و اشاعت کے لئے ہر صدی میں اللہ تعالیٰ نے مجدّدینِ کا سلسلہ جاری فرمایا جو اپنے اپنے وقت میں دینِ اسلام کی تجدید کرتے رہے۔ پھر چودھویں صدی میں اپنے وعدوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود و مہدی معہود کو مبعوث فرمایا اور اسلام کی تکمیل اشاعت اور کُلّی غلبہ کو اسی موعود کے ذریعہ مقدّر کیا۔ چنانچہ اس فرستادۂ حق نے اعلان فرمایا کہ مَیں نے ہر برکت و خیر اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت و اتباع کے نتیجہ میں حاصل کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دینِ اسلام کی تجدید و احیاء اور سربلندی و غلبہ کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ دنیا میں تشریف لائے اور دشمنانِ اسلام کو ہر میدان اور ہر خطۂ دنیا میں اپنے زبردست آسمانی و قرآنی دلائل سے مغلوب مفتوح کر کے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ چونکہ آپؑ کا مقصدِ بعثت اسلام کی عالمگیر و ہمہ گیر خدمت و اشاعت اور غلبہ تھا اس لئے ان اغراض کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے بعد خلافت کا بابرکت نظام جاری فرمایا تا کہ اسلام کا پیغام دنیا کے ہر انسان تک پہنچ جائے اور پوری دنیا آنحضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ رُوئے زمین پر قرآنی انوار و برکات پھیل جائیں اور توحیدِ خداوندی کو ہر ملک کے رہنے والے پہچان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو وعدہ دیا کہ اب خلافتِ راشدہ کا جو نظام جاری ہوا ہے وہ دائمی ہوگا۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلّی طور پر انوارِ نبوّت پا کر دنیا کو ملزم کریں اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی پاک برکات لوگوں کو دکھلائیں۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۴۲)

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کی موجودگی میں کوئی اور مجدّد نہیں آ سکتا کیونکہ خلیفۂ وقت کو خدا تعالیٰ تجدیدِ دین ہی کیلئے مقرر فرماتا ہے اور اس کا مقام مجدّد سے بڑھ کر ہوتا ہے چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:۔

"خلیفہ تو خود مجدّد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدّد کس طرح آ سکتا ہے۔ مجدّد تو اُس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۴۷ء)

اسلام نے اپنے دورِ اوّل میں قریباً تیس برس کے مختصر عرصہ میں جو شاندار ترقی کی وہ برکاتِ خلافت کی ایک زندہ و تابندہ دلیل ہے۔ اب احمدیت (حقیقی اسلام) نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں جو عظیم ترقیات حاصل کی ہیں اور دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کے لئے جو شاندار و عظیم الشان کام کیا ہے وہ کبھی ممکن نہ ہوتا۔ اگر خدانخواستہ نعمتِ خلافت ہم میں نہ ہوتی جماعت احمدیہ کا وہ عظیم النظیر اتحاد اور اس الٰہی جماعت کی وہ روحانی اخوّت و محبت جس کی بدولت یہ مٹھی بھر جماعت دنیا کے متعدد ممالک میں رسالتِ محمّدیہ کی عظمت و شان کے جھنڈے بلند کئے ہوئے ہے صرف خلافتِ حقّہ کے طفیل ہی ہمیں نصیب ہے۔ احمدی خواہ پاکستان کا ہو خواہ یورپ کا، امریکہ کا ہو یا عرب کا، اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے وہ خلیفۂ وقت کے ایک ادنیٰ اشارہ پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کیلئے ہر دم تیار و کمربستہ نظر آتا ہے۔ فرزندانِ احمدیت اپنی اس عظیم سعادت و خوش بختی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے کہ دامنِ خلافت سے وابستگی کے طفیل وہ لاکھوں ہونے کے باوجود بھی ایک ہی جسم کے اعضاء اور بنیانِ مرصوص بن کر دینِ خیر الرسل کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ:۔

★ ایک تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان بے پایاں پر اس کا شکر ادا کریں اور اس کے حضور عاجزانہ التجا کریں کہ وہ نعمتِ خلافت کو تا روزِ آخرت ہم میں قائم و دائم رکھے۔ ہم مضبوطی سے دامنِ خلافت کو تھام کر خلیفۂ وقت کی امامت و قیادت میں اس کی ہدایات کے مطابق نسلاً بعد نسلٍ اپنے اوقات، اموال، نفوس اور عزت و ناموس کی قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ تا آنکہ اسلام کی آخری، دائمی اور عالمگیر فتح کا آفتاب اپنے پورے کمال و جلال کے ساتھ دنیا کے ذرّہ ذرّہ پر چمکنے لگے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

★ دوسرے خدا تعالیٰ، اسلام، بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن عظیم کی خاطر خلیفۂ وقت کی محبت و عقیدت کا ایمان افروز جذبہ اپنے گھر کے ہر فرد کے دل میں ہمیشہ قائم و برقرار رکھنے کی سعی کرتے رہیں۔ ہمارے ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت کو اس امر پر زندہ ایمان ہونا چاہیئے کہ گو ظاہری طور پر مومنین اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے اپنے میں سے ایک بندۂ رحمان کو خلیفہ چنتے ہیں مگر درحقیقت ان کے قلوب اور ارادے خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتے ہیں اور وہ اُن سے ایسے ہی انسان کا انتخاب کرواتا ہے جسے وہ خود پسند فرماتا ہے۔ سورۃ النور کی آیت ۵۶ کے الفاظ وَعَدَ اللّٰهُ ... اور لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ اسی پر شاہد ہیں۔ پس چونکہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ ظلّی طور پر کمالات و برکاتِ رسالت کا وارث و حامل ہوتا ہے اسلئے خدا تعالیٰ کو مقامِ خلافت کی بڑی غیرت ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ خلیفۂ وقت سے عقیدت و محبت رکھنے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا دوست ہوتا ہے اور خلیفۂ وقت سے بغض رکھنے والے منافقین کا دشمن ہو جاتا ہے۔ خلافت حقہ راشدہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے خلیفۂ وقت کی اطاعت سے انحراف کیا یا اس کے ساتھ دلی بغض رکھا وہ ناکام و نامراد ہوگئے اور آج تک موردِ لعنت بنے ہوتے ہیں اور تا قیامت مومنوں کی لعنتوں کے نیچے رہیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِيْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ (بخاری و مسلم) جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے دراصل میری ہی اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے درحقیقت میری نافرمانی کی۔ پس خلیفۂ وقت چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تجدید و خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اور وہ حضور کی بعثت کے مقاصدِ اربعہ (۱۔ تلاوت آیات ربانی ۲۔ تزکیہ نفوس ۳۔ تعلیم و تدریس کتاب اللہ اور ۴۔ تعلیم حکمت) کی تبلیغ و ترویج کے لئے آتا ہے اسلئے جو اس کی اطاعت نہیں کرتا وہ گویا دینِ اسلام کی اشاعت و استحکام میں روک بنتا ہے اور آنحضرتؐ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسلئے ہرگز بامراد نہیں ہو سکتا۔ جو خوش قسمت خوش دلی و بشاشت قلبی کے ساتھ خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے اور اس کی محبت کو ایمان پر ور یقین کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و محبت میں اپنے آپ کو فنا سمجھتے ہیں اور خدائی انعامات و برکات کے وارث بنتے ہیں۔

آج اسلام کی سربلندی، اس کی عالمگیر حکومت، قرآن کریم کے انوار کا ساری دنیا میں پھیلنا اور خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کا دنیا میں قائم ہونا خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ ہے۔ پس آیئے ہم سب خلافت کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر اپنے محبوب امام خلیفۃ المسیح الثالث حضرت ناصر ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہر اشارے پر ہمیشہ لبیک کہنے کو تیار رہیں تا دینِ اسلام کی شوکت و شان کا آفتاب عالمتاب ہم حضور کی معیت میں اپنی زندگیوں ہی میں پورے جلال کے ساتھ عالم میں چمکتا ہوا دیکھ لیں۔ اللّٰھم آمین +

بزمِ اُردو اور بزمِ تاریخ تعلیم الاسلام کالج کے مشترکہ اجلاس میں

نواب بہادر یار جنگ مرحوم پر محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب کا دلچسپ مقالہ

ربوہ ۔۔۔ ۵ رمئی ۱۹۷۰ء کی شام کو تعلیم الاسلام کالج کی بزمِ اردو اور بزمِ تاریخ کا ایک ملا جُلا اجلاس کالج کے اسٹاف روم میں محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کنٹب) پرنسپل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اُس روز دونوں انجمنوں کے مشترکہ مہمان خصوصی تھے حیدر آباد دکن کے محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب۔ انہوں نے اپنے مرحوم وطن کے ایک نامور فرزند نواب بہادر یار جنگ بہادر مرحوم پر ایک مقالہ پیش کرنا تھا۔

ممبران اسٹاف اور شہر کے متعدد اہلِ علم حضرات کے تشریف لانے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک سینئر طالب علم حافظ عباس علی صاحب عاصم نے کی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویزی ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی نگران بزمِ اردو نے مہمانِ خصوصی کا تعارف کرایا۔ انہوں نے سقوط مملکت حیدر آباد سے قبل ریاست حیدر آباد میں محترم سیٹھ صاحب کی قومی و ملکی سیاسی خدمات نیز جماعتی کاموں میں آپ کی غیر معمولی سرگرمی کا ذکر کرنے کے علاوہ نواب بہادر یار جنگ مرحوم کے ساتھ آپ کے گہرے دوستانہ مراسم اور محبانہ تعلقات پر بھی روشنی ڈالی۔

اس کے بعد صاحب صدر کے ارشاد کی تعمیل میں محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب نے اپنا مقالہ مخصوص حیدر آبادی انداز اور رکھ رکھاؤ کے دلنواز آداب کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت پُراثر لہجہ میں پڑھنا شروع کیا۔ جس میں مملکتِ آصفیہ کی بربادی کے دلدوز واقعات کی کسک سموئی ہوئی تھی۔ محترم سیٹھ صاحب نے اپنے مقالہ میں نواب بہادر یار جنگ کی زندگی و سیرت نیز ان کے کارناموں اور خدمات کا اجمالی نقشہ پیش کرنے کے بعد فرمایا حقیقت یہ ہے کہ ان کی زندگی دکن کے مسلمانوں کی قومی تاریخ کا سب سے زیادہ دلکش اور زریں باب ہے۔ ان کی قومی و ملی خدمات ان کے روشن اور درخشندہ کارنامے ہیں۔ ان کے کارناموں کو اس نظر سے دیکھنا کہ یہ کسی فردِ واحد کی ذات سے متعلق تھے شاید صحیح نقطۂ نظر نہ ہو۔ ان میں ایک نیم مردہ قوم کا شعور بیدار ہوتا نظر آتا تھا اور صداقت و خلوص، جرأت و بیباکی، عزم و ولولہ، ایثار و قربانی ایسا معلوم ہوتا تھا پھر سے زندہ ہوگئے ہیں۔ ایک مسلسل تڑپ، ایک پیہم کوشش، ایک لگاتار تگ و دَو، ایک لگن یا غالب کے الفاظ میں ایک جذبۂ بے اختیار تھا جو بہادر یار جنگ کی مختصر زندگی کے ہر پہلو میں جاری و ساری دکھائی دیتا تھا اور اسی جذبۂ بے اختیار کی جھلکیاں ان کے کارناموں میں نظر آتی ہیں۔

نواب بہادر یار جنگ کو فنِ خطابت میں جو یدِ طولیٰ حاصل تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبِ مقالہ نے ان کی تقریروں کے چیدہ چیدہ اقتباسات پیش کر کے ثابت کیا کہ وہ ایک سحر طراز اور جادو بیان مقرر تھے اور سامعین ان کی سحر بیانی سے اس قدر متاثر ہوتے کہ ان کے ایک اشارہ پر قومی و ملی مفاد کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتے۔ ان کے اس غیر معمولی وصف کے ضمن میں صاحبِ مقالہ نے فرمایا اس ساحری کا اصل راز دراصل ان کا جذبِ اندروں تھا، ان کی تڑپتی ہوئی روح تھی، ان کا مچلتا ہوا دل تھا، عشق کی بھڑکتی ہوئی آگ تھی اور ان کی نوائے تیز تھی جو محفل کو گرمائے رکھتی تھی۔

محترم صاحبِ مقالہ نے نواب صاحب مرحوم کی سیرۃ کے اس پہلو کو بھی بہت عمدہ اور موثر انداز میں پیش کیا کہ نظام دکن میر عثمان علی خان مرحوم کے ساتھ ایک قومی و ملی معاملہ میں مخالفت اور ان کی ناراضگی کے پیش نظر نواب صاحب مرحوم نے بلا توقف اپنا خطاب اور چار لاکھ روپے سالانہ آمد کی جاگیر اور دیگر اعزازات یہ کہہ کر واپس کر دیئے کہ "میں اُن (نظام) سے اپنی غیر متزلزل ہر قسم کے شبہ سے پاک عقیدت کے باوجود سمجھتا ہوں کہ ان کی ناراضگی کے بعد وہ رزق میرے لئے جائز نہیں ہے جو خدا نے ان کے ذریعہ مجھے دیا ہو۔" اور ہنسی خوشی پھر عسرت و تنگی کی زندگی اختیار کر لی اور جب نظام دکن نے جاگیر بحال کرنا چاہی تو اس مردِ غیور نے اسے واپس لینے سے انکار کر دیا۔

الغرض مقالہ بہت محنت سے تیار کیا گیا تھا اور اس پر زبان و بیان کی خوبی نے اسے چار چاند لگا دیئے تھے۔ مقالہ کے بعد بحث کے دوران محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب نے افرادِ جماعت احمدیہ کے ساتھ نواب صاحب مرحوم کے دوستانہ تعلقات اور ان کی طرف سے جماعت احمدیہ کی علمی اور اسلامی خدمات کے اعتراف اور قادیان میں ان کی تشریف آوری پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بحث کے بعد مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب ایم۔اے نگران بزمِ تاریخ نے ایک مختصر لیکن برجستہ تقریر میں مہمان خصوصی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صدر مجلس محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے کامیاب مقالہ پیش کرنے پر محترم سیٹھ صاحب کو مبارکباد دی اور اجلاس کے برخاست ہونے کا اعلان کیا۔

مہتمین بزمِ اردو و بزمِ تاریخ
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم القرآن کے لئے معلّمین کی ضرورت

مختلف جماعتوں کی طرف سے تعلیم القرآن کے لئے مطالبات آرہے ہیں۔ ایسے احباب جو قرآن کریم پڑھانے کے لئے مستقل طور پر یا عارضی طور پر چند مہینوں کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ نظارت کو اطلاع دیں کہ کم از کم کس قدر معاوضہ پر قرآن کریم پڑھانے کی خدمت پر تیار ہوں گے۔ اسی طرح مزید جن جماعتوں کو معلّمین کی ضرورت ہو وہ بھی مطلع کریں کہ وہ کس قدر معاوضہ دے سکیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

رسالہ مصباح کے فائلوں کی ضرورت

(حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

مجھے رسالہ مصباح کے ۱۹۲۶ء سے ۱۹۴۷ء تک کے مصباح کے مکمل فائل چاہئیں۔ اگر کسی بہن یا بھائی کے پاس ہوں تو وہ عاریتاً دیدیں یا مناسب سمجھیں تو فروخت کر دیں۔ مجھے لجنہ کی تاریخ لکھنے کے سلسلہ میں چاہئیں۔ اگر عاریتاً دیں گے تو انشاء اللہ دیکھنے کے بعد احتیاط سے واپس کر دیئے جائیں گے۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سرور محمد بشیر صاحب (امریکن) مرحوم

از مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن ملک عبدالجلیل صاحب عشرت لاہور

ماہ اپریل میں سرور محمد بشیر صاحب امریکن کا دریائے چناب میں ڈوب جانے سے وفات کا سانحہ بہت دردناک ہے لیکن ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ہر آن ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

خاکسار کو مرحوم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے دو دفعہ ربوہ جانے کا موقعہ ملا۔ پہلی دفعہ گیا تو مرحوم سے دارالضیافت کے برآمدے میں تعارف ہوا۔ دوسری دفعہ گیا تو پھر ملاقات ہوئی ان دو ملاقاتوں نے ہی میرے دل پر مرحوم کے اخلاص و ایمان کا گہرا اثر چھوڑا پہلی دفعہ تعارف کے بعد رات بہت دیر تک دارالضیافت میں مرحوم سے باتیں ہوتی رہیں اور یہ سب باتیں اسلام اور احمدیت کے بارے میں ہی تھیں۔

مرحوم کو تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں امریکہ میں مجمع اکٹھا کر کے تبلیغ کا موقع ملتا تھا اور بہت حسرت سے کہتے تھے کہ جب سے یہاں آیا ہوں اس قسم کی تبلیغ کا موقع میسر نہیں آیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وہ کتب جن کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے ان میں سے اکثر پڑھ چکے تھے۔ ہمارے ساتھ ایک پاکستانی نو احمدی بھی مصروف گفتگو تھے پاکستانی دوست نے خدا تعالیٰ ... ہستی کے بارے میں اس مثال کا ذکر کیا کہ دور سے دھواں دیکھ کر گماں ہوتا ہے کہ فلاں جگہ آگ ہے۔ آگ کو قریب سے دیکھنے سے عین الیقین حاصل ہوتا ہے اور آگ میں ہاتھ ڈالنے سے حق الیقین کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ مرحوم فوراً کہنے لگے کہ یہ مثال تو حضرت مسیح موعودؑ نے براہین احمدیہ میں بیان فرمائی ہے۔ مرحوم کی زبان سے یہ سن کر دل بہت خوش ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کس طرح مشرق اور مغرب کی سعید روحوں کے قلوب میں اترتی ہیں اور یکساں اثر پیدا کرتی ہیں۔

تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب دوسری دفعہ ملا تو مرحوم مسجد مبارک کے باہر وضو کر رہے تھے میں نے سلام کیا اور حال احوال پوچھا تو صرف مسکرا کر اور اشارے سے جواب دیا۔ وضو کے بعد کہنے لگے کہ میں نے بات اسلئے نہ کی تھی کہ میں نے سن رکھا ہے کہ وضو کرتے وقت باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے تو والہانہ عشق تھا۔ حضور کی افریقہ سے روانگی سے ایک دن پہلے ۳ اپریل کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں الوداعی دعا کی تقریب تھی۔ کہنے لگے کہ میں ایسی جگہ بیٹھنا چاہتا ہوں۔ جہاں سے حضور کی زیارت اچھی طرح کر سکوں۔ میں تو یہاں زیادہ دن نہیں ہوں گا۔ اس لئے میری کوشش یہی ہے کہ حضور کی بھرپور زیارت کر لوں۔ اب سوچتا ہوں کہ گو انہوں نے تو اس مفہوم سے یہ بات کی تھی میں ربوہ تھوڑا عرصہ تعلیم حاصل کرنے آیا ہوں پھر اپنے وطن کو لوٹوں گا لیکن یہ بات اس رنگ میں بھی صحیح ثابت ہوئی کہ موت نے ان کا قیام ربوہ اور بھی مختصر کر دیا۔

الوداعی تقریب والی شام حضور کی زیارت کے سلسلے میں وہ بہت ہی بے تاب تھے۔ شاید کوئی نامعلوم احساس تھا جو ان پر طاری ہو گیا تھا۔ نماز کے بعد دوستوں نے الوداعی دعا کی تقریب کے لئے آگے بڑھنا شروع کیا تو مرحوم بھی کھسکتے ہوئے بہت آگے حضور کے پاس چلے گئے۔

مجھے کہنے لگے کہ تم یہاں ربوہ میں کیا کر رہے ہو تم تو خوش نصیب ہو کہ حضور افریقہ جاتے ہوئے کل تمہارے شہر (لاہور) سے گذریں گے۔ اور تم یہاں پھر رہے ہو۔ میں نے کہا کہ ہاں انشاء اللہ حضور کو الوداع کہنے کے لئے حضور سے پہلے میں لاہور پہونچ جاؤں گا۔

حضور ایدہ اللہ الودود نے تین بار مرحوم کو خود یاد فرمایا تھا جس پر بہت خوش تھے۔ خوشی سے مجھے سنایا کہ کس طرح میں اپنی کلاس میں سبق لے رہا تھا کہ حضور کا بلاوا آ گیا۔ میں شش و پنج میں تھا کہ کلاس کے دوران مجھے کیا کرنا چاہیئے کیا کلاس کے ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ تو میرے استاد نے کہا کہ سوچتے کیا ہو۔ تمہیں حضور نے یاد فرمایا ہے بھاگ جاؤ

مرحوم کی وفات کا سانحہ بہت دردناک ہے لیکن مرحوم کا انجام قابل رشک ہے۔ مرحوم بعد میں آنے والوں میں سے اور بہت دور سے آنے والوں میں سے تھے۔ مگر ان کا تمام وقت اور مال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی راہ میں فدا تھا اور بالآخر انہوں نے اپنی جان بھی اسی راہ میں قربان کر دی

ایک دوست نے مرحوم سے پوچھا کہ باسکٹ بال تمہارا قومی کھیل ہے یہ تم کیوں نہیں کھیلتے۔ کہنے لگے کہ میں پہلے کھیلتا تھا۔ لیکن اب اس لئے نہیں کھیلتا کہ اس سے میری توجہ جو اس وقت تمام تر دینی تعلیم کے حصول کے لئے وقف ہے بٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ کیا ہی مبارک تھا یہ جذبہ!

مرحوم کے اخلاص اور ایمان اور قربانی کی بناء پر ان کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کے لئے بالخصوص دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جس طرح انہیں اس دنیا میں صحبت صالحین کا شوق تھا۔ ایسے ہی وہ جنت میں ہم سب کے آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں جگہ پائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر

پیرو میں قیامت خیز زلزلہ کے بعد سیلاب نے تباہی مچادی

صرف چالیس سیکنڈ میں ۲۵ ہزار افراد لقمۂ اجل بن گئے

لیما ۳ جون (اے پ پ - رائٹر) جنوبی امریکہ کی ریاست پیرو میں دو روز قبل جو ہولناک زلزلہ آیا تھا۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد چونتیس ہزار ہو گئی ہے سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ زلزلہ سے متاثر ہونے والے علاقوں میں امدادی جماعتیں ابھی تک تباہ شدہ مکانوں کے ملبے سے لاشیں نکالنے میں مصروف ہیں۔ خدشہ ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد پچاس ہزار تک جا پہنچے گی۔ دریں اثنا پیرو کے شمالی علاقے جو زلزلہ سے زبردست متاثر ہوئے تھے سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ کئی علاقوں میں پانی جمع ہو گیا ہے جس کے باعث کیمپوں میں مقیم زلزلہ زدگان اور امدادی جماعتوں کو سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں تاہم سیلاب سے متاثر ہونے والے علاقوں سے لوگوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

پیرو کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ دو روز قبل آنے والا قیامت خیز زلزلہ پیرو کی تاریخ کا بدترین حادثہ ہے۔ جس میں صرف چالیس سیکنڈ میں تقریباً پچیس ہزار کے قریب انسانی جانوں کا اتلاف ہوا ہے اور زلزلہ زدہ علاقوں کے تباہ شدہ مکانوں کے ملبوں سے ہر منٹ کے بعد امدادی جماعتوں کو ایک لاش مل رہی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ زلزلہ سے سب سے زیادہ نقصان کا سامنا بحر الکاہل کے ساحل کے نزدیک پیرو کے شمالی علاقوں کو کرنا پڑا ہے۔ ہواراز کے خوبصورت شہر میں سب سے زیادہ جانی نقصان ہوا۔ اور وہاں تقریباً ساڑھے سات سو افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ ترجمان نے بتایا کہ ہواراز میں طیاروں کے ذریعے خوراک، ادویات اور کمبل پھینکے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد فوجی ڈاکٹروں، نرسوں اور ریڈیو آپریٹروں کو بھی پیراشوٹ کے ذریعے وہاں اتارا گیا ہے۔ جو زخمیوں کی تیمارداری کر رہے ہیں۔ ادھر ملک کے مشرقی علاقوں میں لوگوں کو ایک نئی آفت کا سامنا ہے یہ علاقے سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ (روزنامہ مشرق ۴ جون ۱۹۷۰ء)

صاحب نصاب احباب و خواتین زکوٰۃ کی ادائیگی فرمادیں (ناظر بیت المال آمد)

ستره آیات کے متعلق مجالس اطفال الاحمدیہ کی مساعی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں اطفال الاحمدیہ کو سترہ آیات یاد کروانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۰ء تک مجالس اطفال کی طرف سے موصول ہونے والی اطلاعات کی بناء پر اس سلسلہ میں مجالس اطفال کی مساعی کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:-

کل تعداد مجالس اطفال	۱۴۶
تعداد مجالس جن کی طرف سے رپورٹ ملی	۲۲۰
رپورٹ بھجوانے والی مجالس میں اطفال کی تعداد	۴۸۲۹
تعداد اطفال جو آیات مکمل یاد کر چکے ہیں	۲۳۳۲
تعداد اطفال جو یہ آیات یاد کر رہے ہیں	۱۸۲۷
تعداد مجالس جن کے سو فیصدی اطفال نے آیات یاد کر لی ہیں	۱۷
مکمل آیات یاد کرنے والے اطفال کی فیصد	۴۸½ فیصد

اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے جملہ کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بھرپور کوشش فرمائی ہے۔ اور اسبات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بہت جلد مکمل طور پر اس ارشاد کی تعمیل کر کے دنیا و آخرت سرخروئی حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وعدہ جات تحریک جدید کا ٹارگٹ

جماعت احمدیہ کراچی کا قابل قدر مساعی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کی روشنی میں ہر جماعت کے لئے وعدہ جات تحریک جدید کا ٹارگٹ مقرر کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کراچی کے ذمے ایک لاکھ گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے کا ٹارگٹ تھا۔ اس مخلص جماعت کے امیر اور سیکرٹری تحریک جدید نے اپنے معاونین سمیت وعدہ جات کی مہم کو ایسی تنظیم، اخلاص اور استقلال کے ساتھ چلایا کہ اس جماعت کے وعدہ جات مقررکردہ ٹارگٹ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ گئے ہیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری صاحب تحریک جدید کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وعدوں کی مقدار ۱۱۱۱۴ روپے ہو گئی ہے۔ اس جماعت کی مخلصانہ مساعی قابل قدر ہیں۔ اور دوسری جماعتوں کے لئے قابل تقلید۔

قارئین کرام سے اس جماعت کے جملہ مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز ان سطور کے ذریعے دیگر جماعتوں کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو اس معیار پر پہنچانے کی سعی بلیغ فرمائیں جو ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے اپنے خطبات میں بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول)

اعلان دارالقضاء

مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کے ذمہ مبلغ ۴۷۰/- روپے حصہ جائیداد واجب الادا ہے۔ لہٰذا مرحومہ کی جو رقم امانت تحریک جدید میں جمع ہے وہ بمد حصہ جائیداد منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں مکرم افسر صاحب امانت تحریک جدید نے یہ رقم ۳۷۴/- روپے بتائی ہے۔ اس درخواست کے ساتھ مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کی ایک چٹھی بھی ارسال کی ہے۔ جس میں لکھا ہوا ہے کہ مرحومہ کے جملہ ورثاء کو مذکورہ رقم ۳۷۴/- روپے بمد حصہ جائداد ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو طلباء و طالبات امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔

۳۴۔ محترمہ رشیدہ ثروت صاحبہ ہمشیرہ شیخ عبد الخالق صاحب ربوہ ... ۵ — ۰۰

۳۵۔ محترمہ محمودہ کھوکھر صاحبہ بنت چوہدری عبد الحق صاحب مصری شاہ لاہور (وظیفہ ملنے پر) ... ۱۰ — ۰۰

۳۶۔ مکرم مقصود احمد صاحب کر تو ضلع شیخوپورہ ... ۱۰ — ۰۰

۳۷۔ مکرم ملک منصور احمد صاحب رحمان پورہ لاہور ... ۵ — ۰۰

۳۸۔ مکرم سید علی احمد صاحب ابن سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ ... ۵ — ۰۰

دیگر طلباء اور طالبات جو امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں کو بھی چاہیئے کہ کامیابی کی خوشی میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

۱۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب ۲۳۰/B سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کا نکاح بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر ہمراہ زاہدہ جان بنت چوہدری جان محمد صاحب مورخہ ۲۵ر۔ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(ماسٹر حمید احمد معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ)

۲۔ برادرم مرزا محمد اسلم صاحب ولد محمد حیات صاحب مرحوم آف خوشاب حال راولپنڈی کا نکاح بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر ہمراہ عزیزہ بشریٰ روبینہ صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الغنی صاحب سیدپوری روڈ راولپنڈی سے مورخہ یکم مئی ۱۹۷۰ء بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں مکرم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد نعیب عارف راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار احباب کرام سے اپنے بھانجوں ریاض حسین کی ترقی افتخار حسین کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور ذوالفقار حسین کی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعا کا خواستگار ہے۔

(مسعود احمد بی۔ ایس سی انجینئرنگ ہاؤس نمبر A-1 یو پی ٹیکنیکل ملتان)

۲۔ میں کئی دن سے گردے کی تکلیف میں درد کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ احباب جماعت میری مکمل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

ڈاکٹر عبد الرحمٰن 12/A کریم پارک راوی روڈ لاہور

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ جو رائج الوقت تمام سرموں سے بہت مفید ثابت ہوا ہے آنکھوں کی امراض موتیا، خارش، پھولا، ککرے وغیرہ اور ضعف بصارت کیلئے بہت مفید ہے۔

قیمت فی شیشی پچھتر پیسہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال وسیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۷۵

میں برکت بی بی بیوہ خیرالدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۲۰۰ روپیہ جو خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں۔ محنت مزدوری کر کے -/۱۵ روپے ماہوار کما کر گذر اوقات کرتی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے بصورت مزدوری ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- برکت بی بی بیوہ خیرالدین مرحوم
گواہ شد :- محمد انور دارالیمن ربوہ
گواہ شد :- محمد اختر دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۷۶

میں وسیم الدین ولد خلیفہ علم الدین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن حال ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری موجودہ ....

جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- وسیم الدین ولد خلیفہ علم الدین صاحب خانیوال ضلع ملتان
گواہ شد :- برکت اللہ محمود مربی سلسلہ ملتان شہر گواہ شد :- عزیز الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان

مسل نمبر ۲۰۰۷۷

میں مرزا مستری شکر دین احمدی ولد الہ دین صاحب قوم مغل پیشہ معماری عمر تقریباً ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۷ ساکن محلہ ماچھی واڑہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان واقع ماچھی واڑہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۷۰۰۰ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- مرزا شکر دین چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد :- رانا عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ
گواہ شد :- ماسٹر عبدالرزاق صاحب سیکرٹری تحریک جدید چونڈہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۷۸

میں ماجدہ بی بی بیوہ حاکم دین صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ بے کاری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک نمبر ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۳۲
۲- زیور طلائی ڈنڈیاں جوڑا ۱
وزن دو تولہ -/۳۰۰
۳- کڑے چاندی ۲ تولہ -/۳۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- ماجدہ بی بی بیوہ حاکم دین مرحوم گنڈا سنگھ والا۔
گواہ شد :- مسعود احمد سیکرٹری مال چک ۲۱۹ - لائلپور
گواہ شد :- مجید احمد صدر چک ۲۱۹ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۰۰۷۹

میں نذیر احمد منہاس ولد چوہدری مولا داد خان صاحب قوم منہاس پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن رحیم یارخان، ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان مالیتی -/۱۱۵۰۰ اس میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ یعنی -/۵۷۵۰ روپے کا۔ واقع پرانا سینما بازار رحیم یارخان) ایک عدد دوکان کے سامان مالیتی -/۱۵۰۰ روپے کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ یعنی -/۷۵۰ روپے کا

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۷۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- نذیر احمد منہاس
گواہ شد عبدالباری صدر جماعت احمدیہ رحیم یارخان۔
گواہ شد :- عبدالمتین خان سیکرٹری مال رحیم یارخان۔

مسل نمبر ۲۰۰۸۰

میں سردار بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن رحیم یارخان ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر -/۵۰۰ روپے (۲) ایک عدد مکان پرانا سینما بازار رحیم یارخان اس کے نصف کی میں مالک ہوں موجودہ قیمت -/۱۱۵۰۰
۳- ایک عدد دوکان کے سامان مالیتی -/۱۵۰۰ اس کے بھی نصف کی مالک ہوں (۴) جیب خرچ -/۵۰ روپے ماہوار

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سردار بیگم اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب
گواہ شد :- عبدالباری صدر جماعت احمدیہ رحیم یارخان
گواہ شد :- عبدالمتین خان سیکرٹری مال رحیم یارخان

مسل نمبر ۲۰۰۸۱

میں چوہدری غلام احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال کالونی بہاولپور۔ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۰/۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد .... اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- غلام احمد ۳۳ کینال کالونی بہاولپور
گواہ شد :- نذیر احمد بہاولپور
گواہ شد :- محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ بہاولپور

جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہمیں تبلیغِ دین کے لئے حضرت ابراہیمؑ کا عظیم الشان جذبہ یاد آجاتا ہے

ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اللہ اکبر کی آواز بلند ہو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبلیغ دین کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عظیم جذبہ اور اس کے زیرِ اثر آپ کی عظیم قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ غیر ذی زرع میں اس لئے بٹھایا تا ڈیڑھ ہزار سال بعد جب یہ جنگل آباد ہو تو اس وقت یہ نسل ان کو تبلیغ کرے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اشوک کے زمانہ میں یا بکرماجیت کے زمانہ میں کوئی پنڈت یا ودوان یا سناتنی یا جینی اپنی اولاد کو سرگودہا بار یا منٹگمری بار میں اسلئے بساتا کہ کبھی نہ کبھی یہ علاقہ آباد ہوگا اور جب یہ علاقہ آباد ہوگا تو اس وقت یہ خدا کا نام لیں گے۔ یہ کتنی لانگ ٹرم پالیسی ہے۔ دو ہی بیٹے ہیں ایک کو تو آباد علاقہ میں بھیج دیا تاکہ وہ وہاں تبلیغ کرے اور دوسرے کو وادیٔ غیر ذی زرع میں بٹھا دیا تاکہ جب وہ آباد ہو تو اس کی نسل وہاں تبلیغ کرے۔ اتنی لانگ ٹرم پالیسی میرے نزدیک نہ سیاسی لحاظ سے نہ تجارتی لحاظ سے۔ نہ سائنس کے لحاظ سے۔ نہ کسی قوم نے نہ کسی قبیلہ نے۔ نہ کسی خاندان نے۔ نہ کسی علمی گروہ نے اور نہ کسی فلسفی جماعت نے اختیار کی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ کے لئے اختیار کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے چند دنوں کا سوال نہ تھا بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سالوں کا سوال تھا۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ عرب کب آباد ہوگا اور کتنی دیر تک ان کی اولاد کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تمام واقعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارادہ کے ساتھ الہامِ الٰہی بھی شامل تھا لیکن اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی قلبی کیفیت کو دیکھتے ہوئے ہی اسکے مطابق الہام نازل فرماتا ہے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی کیفیت ایسی نہ ہوتی اور ان کے جذبات ایسے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کو کبھی اپنے بچے کو قربان کرنے کا حکم نہ دیتا اگر ان کے دل میں یہ تڑپ نہ ہوتی کہ ان کا بچہ خدا کی راہ میں قربان ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کبھی سامان پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سامان پیدا کرنا بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں یہ تڑپ موجود تھی اور اسی تڑپ کی وجہ سے ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ جذبہ یاد آجاتا ہے اور ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش موجزن ہوتی ہے کہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی آواز بلند ہو۔ ... مومن کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ میں وہاں اللہ کا نام بلند کروں جہاں کسی نے بھی نہیں کیا۔ پس اپنے اندر ابراہیمی جذبہ پیدا کرو اور جو ملک آباد ہیں ان میں تبلیغ کے لئے نکل جاؤ۔ اور جو ملک غیر آباد ہیں وہاں اپنے بچوں کو بسا دو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد عرب میں بسا دی تاکہ جب بھی عرب آباد ہو تو ان کی اولاد ان میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے والی ہو۔ یہ گوبی ڈیزرٹ یا دوسرے غیر آباد علاقے جو آج بیابان اور ویران نظر آتے ہیں تم ایسے علاقوں کو آباد کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بجلی سے چلنے والی مشین یا کلیں ایسی نکال دے جن کے ذریعہ یہ علاقے بھی آباد ہو جائیں اور یہ کوئی بعید از قیاس بات نہیں۔ کیونکہ باقی غیر آباد علاقے بھی تو پہلے اسی طرح ویران تھے پس جہاں امریکہ۔ افریقہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ اٹلی اور دوسرے آباد ممالک میں ہمارے مبلغ جائیں وہاں ساتھ ہی ہمیں یہ بھی مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ گوبی جیسے ریگستانوں اور ہندوستان کے ریتلے علاقوں یا عرب کے غیر آباد علاقوں میں بھی ہم احمدیوں کو بسا دیں تاکہ جب بھی وہ علاقے آباد ہوں وہاں احمدیوں کی نسل موجود ہو جو ان میں اللہ تعالیٰ اور اس کا نام بلند کرے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صـ۳۸۳ تا ۳۸۵)

درخواستِ دعا

میری خالہ زاد بہن امۃ القیوم لائلپور میں بعارضہ ٹائیفائڈ وخسرہ شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد لطیف مشین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

ہفتہ تعلیم مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے ہاں ۱۹ ؍ جون تا ۲۶ ؍ جون ۱۹۷۰ء ہفتہ تعلیم منائیں۔ اس کا تفصیلی پروگرام مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ پروگرام کے بعض اہم حصے درج ذیل ہیں :-

۱ ۔ تعلیم القرآن

ا ۔ تعلیم القرآن کلاسز میں جملہ خدام کو شامل کرنا

ب ۔ خدام کو سترہ آیات مع ترجمہ یاد کروانا

۲ ۔ تعلیمی کلاس کا اجراء

ا ۔ تعلیمی کلاس میں درسِ حدیث جاری کیا جائے۔

ب ۔ ہر خادم کو کم ازکم ایک حدیث مع ترجمہ سکھائی جائے۔

ج ۔ خدام کو نماز باترجمہ سکھائی جائے۔

۳ ۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

ا ۔ خدام پر مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت واضح کی جائے۔

ب ۔ اس ہفتہ کے دوران حضورؑ کی کتاب "کشتی نوح" سے ہماری تعلیم کا مطالعہ ہر خادم کرے۔

۴ ۔ مرکزی سالانہ امتحانات

ا ۔ خدام کی امتحان وار فہرست تیار کی جائے۔

ب ۔ امسال کم ازکم پچاس فی صد خدام کو امتحان مبتدی کے لئے تیار کیا جائے۔

۵ ۔ اجلاسِ عام

اس ہفتہ کے دوران اجلاسِ عام منعقد کیا جائے جس میں درج ذیل عناوین پر تقاریر کرائی جائیں :-

ا ۔ تعلیم القرآن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات اور ہماری ذمہ داریاں۔

ب ۔ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ج ۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے امتحانات کی اہمیت اور ان میں شمولیت کی تحریک۔

قائدین اضلاع و مقامی سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی مساعی کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

۱۳/۶ بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم ازکم معیار بھرتی

قد	۵ فٹ ۶ انچ
وزن	۱۱۳ پونڈ
چھاتی	۳۰" ۔ ۳۲"
تعلیم	پانچ جماعت
عمر	۱۷ سال سے ۲۰ سال

(ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴